مولای صل وسلم دائما ابدا — درس حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرت اَقدس پیرومرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامد یہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

آقائے نامدار ﷺ کی دُنیا سے بے رغبتی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ پر اِیمان لانے والوں میں سے بہت قدیم صحابی ہیں نہایت ذہین تھے علمی اِعتبار سے اِتنے بلند کہ خلفاءِ اَربعہ کے بعد اِن ہی کا مقام ہے یعنی حضرت اَبوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمانِ غنی حضرت علی رضی اللہ عنہم کے بعد علمی اِعتبار سے اِبنِ مسعود رضی اللہ عنہ کا مقام ہے۔

آپ ہی کی ذاتِ گرامی پر فقہ ٔ حنفی کا دارو مدار ہے یا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاوٰی اور قضایا ہیں، یہ تینوں ذاتیں ایسی ہیں جن پر مذہبِ حنفی کا اِنحصار ہے۔ آپ آنحضرت ﷺ کے بہت بڑے فدا کار اور جان نثار تھے، آنحضرت ﷺ کو بھی آپ سے بہت محبت تھی آپ قرآنِ پاک پڑھنے میں حضور اَکرم ﷺ سے بہت مشابہت رکھتے تھے ایک دفعہ حضور ﷺ نے قرآنِ پاک پڑھنے کا حکم دیا تو عرض کیا آپ پر ہی تو قرآن نازل ہوا ہے آپ ہی کو میں پڑھ کر سناؤں ؟ گویا سنانے کی ہمت نہ ہوئی، آپ نے اِرشاد فرمایا پڑھو میرا جی چاہتا

ہے کہ دُوسرے سے سُنوں (پڑھنے میں الگ لطف ہوتا ہے سننے میں الگ) آپ نے تلاوت شروع کی سورۂ نساء کا پاؤ سے کچھ زیادہ پڑھا، ایک آیت ﴿فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا﴾ پر پہنچے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا بس کافی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا تو آقائے نامدار ﷺ کے آنسو جاری تھے۔ آپ کا آنحضرت ﷺ کے گھر بہت آنا جانا رہتا، حضور ﷺ نے آپ کو یہ علامت بتلادی تھی کہ جب پردہ اُٹھا ہوا دیکھو تو آسکتے ہو آواز دینے اِطلاع کرنے اور اِجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے آپ کی والدہ صاحبہ بھی حضور ﷺ کے مکان میں بہت آیا جایا کرتی تھیں۔

حضرت اَبوموسیٰ اَشعری رضی اللہ عنہ جب یمن سے آئے تو حضرت اِبن مسعود رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ کے مکان پر کثرت سے آنے جانے سے کافی دن یہی سمجھتے رہے کہ حضور اکرم ﷺ کے رشتہ دار ہیں۔ غرض حضور اکرم ﷺ کے بہت بڑے محبوب اور معتمد علیہ تھے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک چٹائی پر آرام فرمارہے تھے جب بیدار ہوئے تو جسدِ اَطہر پر چٹائی کی بناوٹ کا اَثر تھا، بدن مبارک پر نشان پڑ گئے تھے، آپ کی طبیعت پر بڑا اَثر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ہمیں حکم دیتے تا کہ جناب کے لیے عمدہ فرش بچھاتے، آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا : مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا[1] مجھے دُنیا سے کیا واسطہ، میری اور دُنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی سوار ہو اور سفر کر رہا ہو اور وہ کسی درخت کے سایہ تلے سُستا کر پھر چلا جائے اور درخت کو چھوڑ جائے۔

غور کیجیے ! اِس مثال میں بھی خاص لطافت ہے، وہ یہ کہ سوار آدمی چھوٹے سفر میں زیادہ سامان ساتھ نہیں لیتا، یہ اُس زمانہ کا بھی دستور تھا تو دُنیا کا سفر بھی گویا آپ ﷺ نے مختصر وقت کا بتلایا اور تشبیہ بھی سوار کے سفر سے دی یعنی آدمی اگر آخرت پر نظر رکھے تو بہت ہی کم سامان کافی ہو سکتا ہے۔

دُنیا گزارے کی جگہ ہے محبت کی نہیں :

آقائے نامدار ﷺ نے مختلف موقعوں پر مختلف مثالوں سے یہ سمجھایا ہے کہ دُنیا محبت کے

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۱۸۸

قابل نہیں آدمی اِس کی محبت دل میں نہ رکھے، دُنیا کو کسی طرح بھی وقعت نہ دی جائے، یہ رہنے کے لیے نہیں چھوڑنے کے لیے ہے، اِس سے جتنا کم تعلق ہوگا اُتنی راحتیں زیادہ ہوں گی اور جس قدر گہرا تعلق ہوگا اُتنی تکلیفیں زیادہ ہوں گی، دُنیا سے محبت جس قدر کم ہوگی اُسی قدر دیانتداری، سخاوت اور دُوسری اچھی صفات کی کثرت ہوگی، جب دل حبِ دُنیا اور طلبِ مال سے پُر ہوتا ہے تو دین کا اِہتمام نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی محبت سے لبریز کرے، دُنیا کی محبت سے حفاظت میں رکھے، آمین۔ (بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ٢ر فروری ١٩٦٨ء)

﴿ اِنتقالِ پُرملال ﴾

١١ر مارچ کو جامعہ اَشرفیہ لاہور کے مہتمم حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب رحمہ اللہ طویل علالت کے بعد لاہور میں اِنتقال فرماگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ . اللہ تعالیٰ حضرت رحمہ اللہ کی دینی اور علمی خدمات کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں اَعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور اُن کے لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہِ حامدیہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لیے اِیصالِ ثواب اور دُعائے مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔